

حسامی سوالیہ

سوال: قیاس کا باب کن چیزوں پر مشتمل ہے؟

جواب: قیاس کا باب پانچ چیزوں پر مشتمل ہے۔ (۱) نفس قیاس

(۲) قیاس کی شرائط (۳) قیاس کے ارکان (۴) قیاس کا حکم

(۵) قیاس پر ہونے والے اعتراضات کو دفع کرنا۔

سوال: قیاس کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی تعریف: قیاس کا لغوی معنی ہے اندازہ لگانا

جیسے کہاجاتا ہے کہ جوئے کا جوئے کے ساتھ اندازہ لگا یعنی ایک

کو دوسرے کے ساتھ ملا اور ایک کو دوسرے کی مثل بنادیتے

اصطلاحی تعریف: جب فقہاء اہل کے حکم سے فرع کے حکم

کو لیتے ہیں تو اسے قیاس کہتے ہیں ان کا اصل کے ساتھ حکم

اور علت میں فرع کا اندازہ لگانے کی وجہ سے۔

سوال: قیاس کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں اسے امثلہ بیان کریں؟

جواب: قیاس کی چار شرائط ہیں دو عدلی اور دو وجودی۔

پہلی شرط:۔ اصل اپنے حکم کے ساتھ کسی دوسری نفس کی

وجہ سے مخصوص نہ ہو۔ جیسے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ

کی گواہی کو اکیلے قبول کرنا یہ ایسا حکم ہے جو دوسری حدیث

کی وجہ سے صرف آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی خاص ہے

دوسری شرط:۔ اصل قیاس کے مخالف نہ ہو جیسے نماز

میں قہقہہ لگانے سے طہارت کا واجب ہونا۔

تیسری شرط:۔ وہ حکم شرعی جو نفس کے ذریعہ ثابت

ہو اور فرع بھی طرف متعدی ہو اور وہ فرع کی مثل بھی

ہو اور فرع میں کوئی نفس نہ ہو۔ جیسے خمر کے اسم کو

تمام شرابوں کے لیے ثابت کرنا کیونکہ یہ حکم شرعی

تہمات نہیں بلکہ یہ تو خمر کے لغوی معنی کا اعتبار ہوگا اور

یہ خمر کا لغوی حکم ہوگا۔

جو لغوی شرط :- اصل کا حکم تعلیل کے بعد اسی پر باقی رہے جس پر وہ تعلیل سے پہلے بقا۔ کیونکہ لغوی حکم کو بذات خود اپنی رائے سے بدلنا باطل ہے۔

سئل :- قیاس کی تیسری شرط کتنے اجزاء کو متضمن ہے؟ ایک کی وضاحت مثال سے کریں؟

جواب :- قیاس کی تیسری شرط چار اجزاء کو متضمن ہے :-

(۱) وہ حکم جو متعدی ہوا ہے وہ حکم شرعی ہو حکم لغوی نہ ہو جیسے حمر کے اسم کا اطلاق تمام شرابوں پر کرنا درست نہیں کیونکہ یہ لٹو لغوی حکم ہوگا۔

(۲) دوسری یہ کہ وہ حکم شرعی جو متعدی ہوا ہے وہ بعید لغوی کے ذریعہ ثابت ہو اس میں کوئی تغیر و تبدل ممکن نہ ہو جیسے ذی کافر پر ظہار کا کفارہ لازم نہیں کیونکہ کفارہ لٹو سے اس کے طور پر ہوتا اور عبادت کے طور پر بھی ہوتا ہے کیونکہ اس سے ثواب بھی ملتا ہے جبکہ کافر لٹو عبادت کا مستحق ہی نہیں۔ لہذا کافر پر کفارہ لازم کرنے کی صورت میں حکم میں تبدیلی واقع ہو جانے کی

(۳) تیسرا جزء یہ ہے کہ اصل فرع کی مثل ہو اصل فرع سے

کم تر نہ ہو جیسے بھول کر روزہ میں کھانے والے کا روزہ نہیں لڑتا جبکہ مجبور کے ہوئے اور خطا سے روزہ میں کھانے والے کا روزہ لڑنا جاتا ہے ان دونوں کو ناسی پر قیاس

نہیں کیا جائے گا کیونکہ ناسی (بھول کر کھانے والا) ان سے کم تر ہے۔

(۴) چوتھا جزء یہ ہے کہ فرع میں کوئی لغوی وارد نہ ہو

جیسے کہ کفارہ قتل میں مومن غلام کو آزاد کیا جاتا ہے لٹو

اس پر قیاس کرتے ہوئے ظہار اور یحسین کے کفارہ کے

غلام میں مومن ہونے کی شرط نہیں رکائی جائے گی کیونکہ

ان دونوں کے کفارہ کے بارے میں لغوی وارد ہو چکی ہے اور اس میں غلام و مطلق

س ۱۔

جو تھی شرط میں اعتراض "حضور علیہ السلام کا قول (لَا تَبْعُوا النَّاسَ بِالنَّظَرِ إِلَّا سَوَاءٌ لِّسَوَاءٍ) اس میں مطلق کھانے کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ اصناف کہتے ہیں کہ نصف صاع سے کم کھانے کی بیع کمی بیشی کے ساتھ جائز ہے تو اصناف نے اصل کے حکم کو بدل دیا۔"

جواب ۱۔

در حقیقت ہم نے اصل کے حکم کو تبدیل نہیں کیا بلکہ ہم نے تو صرف اس میں تعلیل کی کیونکہ یہ آیت تعلیل کے موافق تھی وہ اس طرح کہ استثناء مساوات کا تقاضا کرتا ہے اور حکلی اور موزونی چیز میں مساوات دیاں سے شروع ہوتا ہے جہاں سے پیمانہ شروع ہوتا ہے اور کھانے کا پیمانہ نصف صاع سے شروع ہوتا ہے لہذا نصف صاع سے کم میں کمی بیشی جائز ہے۔

س ۲۔

جو تھی شرط میں دو سرائے اعتراض "حدیث میں ہے کہ (رَمَى ثَمِيمٍ مِنْ أَثْلِ بِلِ شَاةٍ) اس میں پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اصناف بکری کی قیمت ادا کرنے کو بھی جائز قرار دیتے ہیں لہذا یہ بھی اصل کے حکم پر لٹا رہی ہے۔"

جواب ۲۔

ہم نے لفظ کے حکم نہیں بدلا بلکہ اس لفظ کی تفسیر دو بکری لفظ کے ذریعہ سے ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ (رَأَى عَلَى اللَّهِ رِزْقًا) اس میں اللہ نے فقیروں کے رزق کو اپنے ذمہ لیا ہے اور رزق کے طور پر فقیروں کو قیمت دینا یا بکری دینا دونوں درست ہیں۔ کیونکہ زکوٰۃ اقلاً اللہ کے ذمہ میں جاتی ہے اور پھر بلذہ اللہ کا نائب بن کر اسے رزق کے طور پر فقیر تک پہنچانا ہے۔

س ۳۔

جو تھی شرط میں تیسرا اعتراض "حدیث میں ہے (تَمَّ الْغِسْلُ بِالثَّمَرِ) اس حدیث میں نجاست کو پانی کے ساتھ زائل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اصناف ضمانتہ ہیں کہ ہر مالچ چیز سے زائل کرنا درست ہے تو یہ بھی تو لفظ کے حکم کو بدلنا ہے۔"

س ۴۔

اس حدیث میں نجاست کو پانی کے ساتھ زائل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ اصناف ضمانتہ ہیں کہ ہر مالچ چیز سے زائل کرنا درست ہے تو یہ بھی تو لفظ کے حکم کو بدلنا ہے۔"

جواب:- حدیث کا مفسر و نجات کو زائل کرنا ہے نہ کہ پانی کی شرط
رکائی گئی ہے لہذا جس چیز سے نجات زائل ہو
جاٹے گی اس سے نجات زائل کرنا درست ہے اور برعکس
چیز سے نجات زائل ہو جاتی ہے۔

سوال:- چوتھی شرط میں چوتھا اعتراض "حدیث شریف میں صرف
جماع کے سبب روزہ توڑنے پر کفارہ لازم قرار دیا گیا ہے جبکہ
احناف کھانے اور پینے کے سبب روزہ توڑنے پر بھی کفارہ
لازم ٹھہراتے ہیں تو یہ بھی تو لفظ کے حکم کو تبدیل کرنا ہی ہے۔"

جواب:- حدیث کا مفسر و روزہ کو عمدًا توڑنے پر کفارہ لازم
کرنا ہے نہ کہ کفارے کو جماع کے ساتھ خاص کرنا
حدیث کا مفسر ہے۔

مثال

دلی کو صغیر کے مال پر ولایت کا حق حاصل ہوتا ہے یہ حق صغیر کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے لہذا صغیر کے مال پر حق ولایت "صغیر" کا اثر ہے اس کی وضاحت سے اس مثال سے بھی ہوتا ہے کہ گواہ کی عدالت اس وقت سے معلوم ہوتی ہے کہ جب اس پر دین کا اثر ظاہر ہوا اور وہ منہیات شریعہ سے اجتناب ہے۔ چونکہ چارے نزدیک علت سے اثر کی وجہ سے علت قرار پاتی ہے اس لیے ہم قیاس پر اس اشخاص کو ترجیح دیتے ہیں جس کا اثر قوی ہے۔

سوال

استحسان کا لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیں؟

جواب

لغوی معنی: کسی چیز کو اچھا جاننا اصطلاحی معنی: استحسان اولیٰ اربعہ میں سے وہ دلیل ہے جو قیاس جلی سے کم درجہ مقابل آتی ہے اور زیادہ قوی سے ہونے کی صورت میں قابل عمل ہے۔

سوال

قیاس جلی اور قیاس خفی کے کتنے اثر ہوئے ہیں؟

جواب

قیاس جلی سے اند قیاس خفی میں سے ہر ایک کے دو دو اثر ہوتے ہیں (۱) ظاہری اثر رہی باطنی اثر ان میں سے جس کا اثر باطنی قوی ہوگا اس کو دوسرے پر ترجیح دی جائے گی۔

سوال

"وَقَرَّ رَأْيَا وَأَنْتَابُ" اس مسئلے پر قیاس اور استحسان کے دلائل اور ان دلائل کا ظاہری اور باطنی اثر بیان کریں؟

جواب

قیاس کی دلیل: رکوع اور سجدة شروع و ختم میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ ایک وجہ ہے کہ قرآن میں سجدة اور رکوع سے تعبیر کیا گیا ہے عنوان باری تعالیٰ ہے "قَرَّ رَأْيَا وَأَنْتَابُ" یہاں رکوع سے سجدة مراد ہے کیونکہ خبر خبر ضرور کا معنی "زمین پر گرا" ہے اور رکوع زمین پر گر کر ادا نہیں کیا جاتا۔

استحسان کی دلیل: ہمیں شرع نے سجدة کا حکم دیا نہ رکوع کا حالہ سجدة اور رکوع دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ یہی وجہ ہے

کہ غار میں رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ رکوع میں کئے جاسکتے
 دونوں دلائل کا ظاہری اثر: استحسان کا اثر ظاہر رہتا ہے قوی
 ہے تاہم اسکا باطنی اثر ضعیف ہے یہ جبکہ قیاس کا ظاہری اثر
 ظاہر ضعیف ہے کہ چونکہ اس کے بنیاد جہاد پر ہے کہ کلام
 مجبور میں سجدہ کے کو غار رکوع کہا گیا ہے لیکن اسکا
 اثر باطنی قوی ہے۔

دونوں دلائل کا باطنی اثر: استحسان کا باطنی اثر ضعیف ہے
 یہ کیونکہ اس میں سجدہ تلاوت کے کو سجدہ ۴ ہلوتہ پر قیاس
 کیا گیا ہے جو کہ قیاس کے ساتھ فرق کرنے والا ہے کیونکہ فرع
 اصل کی نظیر نہیں ہے کہ سجدہ تلاوت سے عبادت غیر مقصودہ
 ہے جبکہ قیاس کا اثر باطن قوی ہے کہ سجدہ تلاوت سے
 عبادت غیر مقصودہ ہے جسکا مقصد صرف توافع کا اظہار
 ہے اور رکوع میں کھڑے ہونے پر عمل ہے لہذا رکوع کو سجدہ تلاوت
 کے قائم مقام بنانا جائز ہے تاہم سجدہ ۴ ہلوتہ اور رکوع غیر غار
 میں عبادت نہیں ہوتے لہذا ان کو سجدہ تلاوت سے رخصت
 میں ادا نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: استحسان کی کتنی امر کون کنسی قسمیں ہیں؟

جواب: استحسان کی چار قسمیں درج ذیل ہیں۔ (۱) استحسان
 بالآثر (۲) استحسان بمالاجماع (۳) استحسان
 بالضرورت (۴) استحسان بالقیاس الخ

سوال: استحسان بالآثر کسے کہتے ہیں مثال کے ساتھ وضاحت

جواب: نہیں ہے حامل شدہ وہ دلیل جو قیاس کے مخالف ہو اس
 سے حامل ہو نہ والے حکم کو مستحسن بالآثر کہتے ہیں۔
 جیسے بیع سلم میں قیاس جلی کے کا تقاضا ہے کہ بیع سلم جائز
 نہ ہو کیونکہ بیع معدوم ہے جبکہ نفس اس کا ثبوت

یہ اس پر قیاس کر کے دوسری چیزوں میں معروض چیز پر منع نہ ہوگی

سوال ۱: استحسان بالاجماع کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: اجماع سے حاصل شدہ وہ دلیل جو قیاس کے مخالف ہو اس سے حاصل ہونے والے حکم کو مستحسن بالاجماع کہتے ہیں۔ **مثال:** موی کو سائتر دیکر جوتا بنوانا اور پیسے پہلے دے دینا یہ ناجائز ہے۔ قیاس کے مطابق لیکن اجماع کے مطابق جائز ہے۔

سوال ۲: استحسان بالغیرۃ کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: ضرورت کے پیش نظر حاصل وہ دلیل جو قیاس کے مخالف ہو اس سے حاصل ہونے والے حکم کو مستحسن بالغیرۃ کہتے ہیں۔ **مثال:** جیسے حوض، کنواں وغیرہ ۱۲ ان کی پائے ہوتی ہے ضرورت کی بناء کر کے لیکن قیاس کا تقاضا یہ ہے ناجائز ہو کیونکہ اس کو کثیر کی طرح مجوز نہیں جانا۔

سوال ۳: استحسان بالقیاس الخفی کی تعریف کریں؟

جواب: وہ قیاس خفی ہے جو قیاس جلی سے اقویٰ ہو اس سے ثابت ہونے والے حکم کو مستحسن بالقیاس الخفی کہتے ہیں۔

سوال ۴: کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ علت موجود ہو اور سی مانع کی وجہ سے حکم نہ ہو بعض متباہ احناف، امام مالک، امام معتزلہ

امام احمد اس کے مائل ہیں؟

جواب: دلیل: علل شرعیہ احکام کے لیے علامت ہوتی ہیں

جسے بادل علامت بارش کے لیے

احناف: سمجھیں کہ جواز کے مائل ہیں کہ حکم کا مختلف غیر

مانع کے تو بالکل ظاہر باطل ہے اور مانع کی وجہ سے بھی

باطل ہے مطلب یہاں بھی علت ہوگی حکم ہوگا ورنہ

مختلف میں منافق ہوگا۔

قیاس کا حکم

حکم یہ ہے کہ یعنی اس کا حکم ایسی فرع کی طرف متعدی کرنا جس میں نص یا اجماع وغیرہ کی کوئی دلیل نہ ہو جو قیاس سے بڑھ کر ہو۔ اصل والا حکم فرع میں ثابت کہا جائے گا غالب رائے سے جس میں عقلی کا بھی احتمال ہوگا۔ علت اصل کی وجہ سے فرع کا حکم متعدی ہو لازم ہے یہ بیمار سے نزدیک ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک علت کے باطن کے باوجود اصل والا حکم فرع کی طرف منتقل ہونا لازم نہیں بلکہ صحیح ہے۔

سوال: تعلیل اور قیاس کے لیے تعدیہ لازم ہے یا نہیں اس میں احناف اور شوافع کا اختلاف بیان کریں۔
 جواب: احناف: تعلیل اور قیاس کے لیے تعدیہ لازم ہے۔
 شوافع: امام شافعی کے نزدیک تعلیل اور قیاس بغیر تعدیہ کے بھی درست ہے۔

اس لیے امام شافعی نے تقدیر میں تحنیت کو علت قرار دیا ہے یہ علت قاضیہ ہے۔ تحنیت صریح تقدیر کے ساتھ خاص اس کا تعدیہ نہیں۔

امام شافعی کی دلیل: جس طرح دوسری شرعی چیزوں سے احکام کا اثبات ہو جاتا ہے وہ عام ہو یا خاص ہو اور اس میں تعدیہ شرط نہیں بلکہ بغیر تعدیہ کے بھی تعلیل سے حکم ثابت ہو جائے گا۔ لیکن وصف کے خلاف بحث کا مدار موافقت پر ہے اور عدالت پر ہے جب اس میں یہ تاثر یا بی جارہی ہے تو اب چاہے اس میں تعدیہ نہ بھی ہو تو اس کا علت بنتا درست ہے۔ جب یہ حکم کی علت بن جائے گا تو اس کی تاثر ظاہر ہو جائے گی۔ پس وصف کا علت ہونا اس کے تعدیہ کا ثبوت نہیں کرتا۔

احناف کی دلیل: کہ تعلیل دلیل شرعی ہے اور دلیل شرعی



اگر دلیل شرعی کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے حکم یقینی اور عمل واجب ہو۔ دونوں میں سے کوئی ایک فائدہ ہونا چاہیے۔ یہاں ہم نے دیکھا کہ دلیل سے حکم یقینی ماحول نہیں ہوتا۔ کیونکہ **تعلیل** دلیل ظنی ہے جو مفید ظن ہے اور تعالیٰ سے عمل بھی واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود میں غلبہ ۱۹ جب ہونا نص سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نص تعلیل سے بڑھ کر ہے تو وجوب کو نص سے بٹھا کر دلیل صرف منسوب نہیں کر سکتا۔ جب دونوں فائدے تعلیل سے نہیں ہوتے تو اب سے حکم تعدیہ کے کوئی فائدہ باقی نہ رہا۔ ورنہ تعلیل کا یہ کار ہونا لازم آئے گا۔ اس لیے اصناف نے تعدیہ کو لازم قرار دیا ہے کہ حکم از کم تعلیل میں تعدیہ کا فائدہ ہو یعنی اس سے فرع کی طرف حکم کو متعدی کرنا تاکہ **تعلیل** کا اصل ہونا لازم نہ آئے۔ اس لیے تعدیہ کو لازم کیا۔

سوال: علت کی اقسام بیان کریں

جواب: علت کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ علت طریقہ (۱) علت مؤثرہ (۲) علت طریقہ: وہ ہے کہ حکم اس علت کے موجود اور عدم کے ساتھ دائر ہو اور بعض کے نزدیک صرف وجود کے ساتھ دائر ہو یعنی علت ہو تو حکم ہو ورنہ نہ ہو۔ بعض کے نزدیک علت ہو تو حکم کا وجوب ہو اور علت نہ ہو تو حکم کے وجود و عدم کا کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔

علت طریقہ میں تاثیر کو نہیں دیکھا جاتا۔ شواہد اس سے کرتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک طریقہ سے استدلال درست نہیں ہے۔

علت مؤثرہ: ایسی علت جسکی تاثیر نص یا اجتماع سے دوری جگہ ظاہر ہو چکی ہو۔

اسم شوائع پر جو اعتراض کرتے ہیں ان سے علت ضروریہ کا دفاع ہوتا ہے اسکی وجہ سے یہ ہیں۔

١٧) قول بجواب الولاء (ان) مما انت (ان) فساد وضع
١٨) مما تفسر

قول بموجب العلة :

فریق مخالف تہ مختلف پیمان کی ہے اس کو تسلیم کر کے ہم
ایسا نقطہ چھوڑ دیں گے کہ ملک کو تبدیل نہ ہو لیکن
حکم تبدیل ہو جائے۔

مثال: شواہد کہتے ہیں کہ رمضان ۳ روزہ لغیر نیست کے درست ہے۔
قبلہ علم کہتے ہیں کہ درست ہے۔

شواہج سینے میں کہ رمضان کا روزہ قمری سے اور یہاں فرضیت ہونگی
وہاں نیت کا معنی کرنا ہوتا ہے۔
غیرہ بہ طریقہ غریب ثابت کیا ہے .

ہمارے نزدیک رمضان کے روزے کیلئے مطلق نیت کی گنج ہے۔ اس کے
کہ یقین سے دو طرح کی ہوتی ہے **۱** بندہ خود نیت کرے جسے نذر کا مروت
۲ شریعت نیت کرے۔ رمضان کے روزے میں شریعت کی یقین مروت
ہے لہذا مطلق نیت کافی ہوگی۔ یہاں ہم فریق مخالف کی علت کو
تسلیم کرے کہ اس سے خلاف ثابت کیا ہم نے شواہد کے اس استدلال
کو رد کر دیا یہ قول بموجب الحاکم ہے۔

ممانعت : اس کی جار فسیں ہیں

(ii) محال لغت فی نفس الوصف (iii) وصف فی محال لغت
 (iii) نفس محال لغت (iv) محال لغت فی نفس

فساد الوضع: ملت کی بنیاد ہی فاسد ہو مصلحت نہ ایستادہ
حکیم کو ملت بنایا ہو اس وضع کا حکم سے کوئی صورت نہیں۔
نہ یہ وضع کی ضد کو دیا جائے۔

مثال :

فروع میں سے کسی ایک کے اسلام لانے کی صورت میں فروع
 لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شوافی کے نزدیک اگر زوجہ مد قول کا
 بخلاف مد قول میں سے کسی ایک کے ارتداد سے فرق نہیں ہوگی
 ہم کہتے ہیں کہ اس میں فساد واقع ہے کہ اسلام فتویٰ کو منقطع
 نہیں لانا چاہیے۔ اس کے اسلام سے نکاح منقطع نہیں ہوگا۔
 ایسا دوسرے کے اسلام سے کیا جائے گا۔ اگر ارتداد کرے
 تو یہ باعث فرق ہوگا لیکن ارتداد باعث فرق ہے چاہے
 مد قول کا ہو یا غیر مد قول کا۔

مناقضت : مولل نے جس وصف کو بیان کیا ہے بعض

شعائر طاعت سے نکاح ہو بھی سکتا تو ہو لیکن ہم نے بیان کیا ہے
 کہ اگر ما فیہ زوجہ سے ہو یا غیر طاعت کی وجہ سے جو شعائر تحصیل
 طاعت کے لیے ہیں وہ بھی ہیں کہ اگر ایسی حالت ہو جس سے وہ منافقت ہے
 اور اگر کسی ما فیہ کی وجہ سے تو منافقت نہیں کہیں گے بلکہ
 ان میں منافقت نہیں کہہ سکتے۔

مثال : امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ تو میں نیت فرماتے ہیں جس میں تیمم میں کھڑے ہوں

طہارت میں تو یہ ہے جو سہل ہے نہ بہت میں دونوں کا حکم یکساں ہو۔

ہم کہتے ہیں کہ چھادی یہ دلیل ٹوٹ جاتی ہے غسل ثوب نجاست سے اور غسل بدن نجاست سے۔

تو یہ کہ یہ طہارت ہیں لیکن اس میں نیت شرط نہیں۔ اور ان کی دلیل اس سے ہے

ٹوٹ جاتی ہے کہ غار شاری نہیں لیکن اس میں بھی نیت شرط ہے۔

امام شافعی کی طرف سے جواب : وہ طہارت مکی ہے جو نہ امر تعبیری ہے اور نہ معقول ہے

لیذا یہ نیت فرہت میں تیمم کی طرح ہوگا کہ وہ امر تعبیری ہے۔ لہذا ان میں بھی

نیت شرط ہے۔ لیکن اگر وہ امر معقول طہارت واقعی ہے۔ اس میں نیت

شرط نہیں۔

”علل مؤثرہ“

نوٹ:- احکام علت مؤثرہ سے ذیل کی چیزیں ہیں

سوال:- علیل مؤثرہ پر کون کونسی چیزیں وارد ہو سکتی ہیں اور کون سی نہیں؟

جواب:- علیل مؤثرہ پر قول یوجب العلة اور غار حہ وارد کیے جا سکتے ہیں۔ خلاف فساد و رفع اور مناقضہ یہ علیل مؤثرہ پر وارد نہیں کیے جا سکتے جیسے کتاب و سنت اور اجماع پر فساد و رفع اور حاقضہ وارد نہیں کیے جا سکتے۔ کیونکہ علیل مؤثرہ کی تاثیر کتاب و سنت یا اجماع سے ثابت ہوگی ہے

نوٹ:- کچھ علیل مؤثرہ پر صورت مناقضہ وارد ہو سکتا ہے۔

سوال:- جب علیل مؤثرہ پر صورت مناقضہ وارد ہو تو اسے کتنے طریقوں سے دور کیا جا سکتا ہے؟

جواب:- جب علیل مؤثرہ پر صورت مناقضہ وارد ہو تو اسے چار طریقوں سے دور کرنا ضروری ہے۔

۱۔ دفع بالوصف ۲۔ دفع بالمعنی الثابت بالوصف

۳۔ دفع بالحکم ۴۔ دفع بالخلف

سوال:- دفع بالوصف کا ذریعہ علیل مؤثرہ پر صورت مناقضہ کو رد کیا جاتا ہے مثال سے وضاحت کریں؟

جواب:- محض وصف کو علت بنا کر فرع میں مناقضہ کرنے کو اس کے عدم وجود کو ثابت کرنے مناقضہ کو دور کر دینا دفع بالوصف سے مناقضہ کو دور کرنا کہلاتا ہے

مثال:- بیمار نے زبردستی خروج غیاست حدث ہے حیاضہ اگر سہل ہے۔

کے علاوہ سے ہی غیاست مافروج پایا جائے تو حدث (احق) سہل جائیگا اور یہ

خروج غیاست ایسی علت ہے جس کی تاثیر قرآن مجید سے ثابت ہے قول تعالیٰ

”اور حالہ احد منکم من الغائط“

سوال :- "فیور دعلیہ ما اذالم بسل" مذکور حدیث میں فیور

اعتراض کی وضاحت کریں اور اس کا جواب دیں ؟

جواب :- امام شافعی کا اعتراض یہ ہے جب آپ کے لئے دین فروع غایت

حدیث کی علت ہے تو پھر اس وقت کہ جب غیر سنیوں سے نجاست (مثلاً خون)

خارج ہو مگر نہ بیہ تو اس وقت آپ حدیث کا حکم کیوں نہیں لگا رہا حالانکہ

فروع غایت ہے یا نہیں ؟

جواب :- وہاں فروع نہیں آیا حدیث کا حکم لگایا جائے تو نہ کہ یہ حال

کے نیچے رطوبت ہوتی ہے اور یہ رگ میں خون ہوتا ہے چنانچہ جب کھال

پیشی تو رطوبت یا خون ظاہر ہوگا اس کا فروع نہیں ہوا لہذا فروع

یہ کہتے ہیں کہ کسی شے کا داخل ہونے خارج کی طرف منتقل ہونا اور غرض

یہاں نہیں آیا کیا ؟

سوال :- رفع بالمعنی الثالث بالوصف کے ذریعے سے علی موزرہ پر

سورن والے موزرہ مناقضہ کو رد کیا جاتا ہے مثال سے وضاحت

کریں ؟

جواب :- وصف سے دلالت کرنا ہے کہ اس کا معنی ثابت ہوتا ہے جس کے سبب

وصف کو نسبت قرار دینا جاتا ہے اس معنی کے عدم کو ثابت کرنا مناقضہ

کو رد کر دینا دفع بالنسب الثالث بالوصف کیساتھ ہے

یعنی ہم کہتے ہیں وہ معنی نہیں آیا کہ جو وصف کو ثابت کرتا ہے بلکہ

اس کا ثبوت بالذات ہے جب معنی ہی نہ آیا گیا جس کی وجہ سے وصف علت

نہ بنا تھا تو علت پہ نہ پائی گئی اور اس لئے سورن والا حکم بھی نہ آیا

مثال :- حد نجاست خارج ہو تو اس جگہ کو پاک کرنا لازم ہوگا

بلکہ غسل کا کفایت یہ ہے کہ تمام بدن کو دھو یا جائے یعنی پلے اس جگہ کو

پاک کرنا / دھونا یا دھونے کو دھونا نہیں کہ اس کو اٹھانے کے لئے اعضاء

مردھت میں علت بننا فرما دیتی ہے نہیں پایا گیا کیونکہ مردھت تحریری کا
احتمال نہیں رکھتا جب تک کہ اس کی تطبیق لازم نہیں تو جس جگہ خون
ظاہر ہوا اس جگہ کی تطبیق بھی ضروری نہیں یعنی یہاں عدم خروج مردھت
عدم لزوم تطبیق کو بنایا گیا کہ وہ مٹی ہی نہیں پایا گیا جو مردھت میں
علت بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

سوال :- دفع بال حکم سے مناقضہ کو کیسے دور کیا جاتا ہے؟

جواب :- معتزلین کہتے ہیں کہ فرع میں آپ کی مسئلہ علت کو پائی جا رہی ہے
مگر جو حکم آپ نے اس سے ثابت کیا ہے نہیں پایا جا رہا۔ چنانچہ اس
حکم کے وجود کو ثابت کرنا مناقضہ کو دور کرنے کا دفع بال حکم کہلاتا ہے۔

**سوال :- "یور د علیہ صاحب الخیر السائل" مذکورہ عبارت
میں موجود اعتراض نہیں اور اس کا رد کریں؟**

جواب :- امام شافعی کا اعتراض :- مسلسل بننے والے زخم سے بھی حدث

راحق ہوتا جیسے سوئنگ اس میں بھی خروج غاسق پایا جا رہا ہے مگر آپ
کہ نزدیک حد تک کافی رہے حدث راحق نہیں ہوتا ہے جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ نے جس زمین کو علت قرار دیا ہے اس کے ہوتے ہوئے
آپ کا ثابت کردہ حکم نہیں پایا جا رہا؟

جواب :- ہمارے نزدیک مذکورہ فرع میں خروج غاسق کا حکم پایا
جس تکلیف ضرورت کی بنا پر اس حکم کو خروج وقت کے بعد تک خروج
کہا گیا ہے اور اسی حالت کی وجہ سے وقت نکلنے کے بعد وجوہ لازم ہوتا ہے۔

سوال :- دفع بالزعم سے مناقضہ کو کیسے دور کیا جاتا ہے؟ مثال :-

جواب :- کسی عرض کو ثابت کر کے مناقضہ کو دور کرنا دفع بالزعم سے
مناقضہ کو دور کرنا کہلاتا ہے۔

مثال :- ہم یقول اور دفع میں تیسری غایت کرتے ہیں۔ جبکہ ایک وقت
میں یہ یقول کہ جہاں اٹھانے کے لئے ناقض و مؤثر نہیں مانا گیا تو ثنائیہ جوں

خون کے جاری ہونے کو بھی ایک وقت میں ناقص نہیں مانتے تاکہ
اہل اور خارج میں الہی ہو جائے

سوال :- معارضہ کی تعریف کریں ؟

جواب :- اس دعوہ کے خلاف یہ دلیل قائم کرنا جس پر مخالف مدعی
مستدل نے دلیل قائم کی ہے

سوال :- معارضہ کی اقسام کتنی ہیں ؟

جواب :- معارضہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔ معارضہ فیما مناقضہ (دفع) معارضہ خالصہ

سوال :- معارضہ فیما مناقضہ سے کیا مراد ہے ؟

جواب :- فقہ کی دلیل کے خلاف دلیل قائم کر دی جائے مگر قائل کی دلیل
جو نہ معتدل کی دلیل کے خلاف اور معارضہ میں لپٹا ہے اور دلیل میں خلل
پا گیا ہے لہذا مناقضہ ہے

اعتراض :- جب معارضہ اور مناقضہ دونوں پائے گئے تو اس

کا نام مناقضہ فیما المناقضہ ہے، سو نہیں رکھام

جواب :- معارضہ اہل ہے اور اس میں نقض ضمنی کا لہذا نام معارضہ

فیما مناقضہ ہے یہی ہوتا ہے مناقضہ فیما المناقضہ کا دوسرا نام

قلب ہے

سوال :- قلب (معارضہ فیما مناقضہ) کی کتنی اقسام

ہیں اور کون کونسی اقسام ہیں ؟

جواب :- قلب کی دو قسمیں ہیں

① "قلب الحکم علیہ وقلب الخلق علیہ"

② "قلب الوصف شاذ علی المحلل لعدان کان شاذاً"

سوال :- قلب کی پہلی قسم کا نام "قلب الحکم علیہ وقلب الخلق علیہ" کیوں رکھا گیا ہے ؟

جواب :- "قلب اللہ" سے ماخوذ ہے۔ یعنی ادر پہرہ اول برتنوں
کو چھپے اور چھپے و اہل برتنوں کو اوپر کر دینا۔ اور صاف نہ دیکھنا فنا فیہ
کہ اس پر قلب سے کہ اس میں تھیل کو اس کی اہل صورت کے مخالف
صورت کی طرف پھردیا جاتا ہے اس وجہ سے اس کا نام قلب رکھا گیا۔

سوال :- "قلب الحکم علیہ وقلب الخلة علیہ" سے کیا مراد ہے؟
مثال سے بیان کریں؟

جواب :- "ال" سے صفت ملت منیا سو اسے حکم بنا دینا اور جسے حکم بنایا
سو اسے عدد بنا دینا "قلب الحکم علیہ وقلب الخلة علیہ" کے یہ لفظ ہیں۔
مثال :- امام شافعی رحمۃ اللہ نے فرمایا کفار (ذبیحوں) کے تارہ کو
ایک سو کوڑا لگا دینا ہے۔ لہذا شیعہ کو رجم کیا جائے گا ان کے ذیل
اسلام شرط (حصان) ہے۔ لہذا مسلمان اور کفار (ذبیحوں) کی حد ایک طرح
کی ہوگی انہوں نے صورت کے لیے لگا دینا کو صفت بنا دیا۔

امام شافعی کا رد بطور قلب الحکم علیہ وقلب الخلة علیہ :-

"قال ان المسلمین الذین لہ تکریم عائلہ لانہ لیرجم ویشیم"
یعنی ان مسلمانوں کے تارہ کو اس پر ایک سو کوڑا لگا دینا ہے۔
ان کے شیعہ کو رجم کیا جائے گا۔

ہم نے شیعہ بیت (شیعہ) کو لگا دینا کے لیے صفت بنایا ہے یعنی ہم شیعہ عائلہ
کہ مسلمانوں میں "جلد عائلہ" صفت ہے رجم کی، بلکہ ہم کہتے ہیں
کہ مسلمانوں میں رجم شیعہ بیت صفت ہے تارہ کے (جلد عائلہ) کی
ہم نے کیا جب وہ انقلاب (بدلتی) کا احتمال رکھتا ہے تو اصل فاسد
ہو گیا اور جو امام شافعی نے قیاس کیا وہ قیاس کا اصل ہو گیا۔

سوال :- "قلب الوصف شافعی علی العمل بعد ان کان شافعیاً" سے کیا مراد ہے؟
مثال سے وضاحت کریں؟

جواب :- جس وصف کو عقل نے اپنے لیے شہید بنایا ہو مگر اسے وہی وصف

کو اس کا خلاف ثابت ہوا۔

دوسری قسم کی وجہ تسمیہ

یہ دوسری قسم ”در قلب الجوانب“ سے ماخوذ ہے یعنی گوشہ دال کو
الٹ کر دینا ہے اس کی پٹھو قہاری طرف ملے اور جیسے محل کی جانب ہے اور
ان جیسے قہاری جانب ہوگی اور پٹھو محل کی جانب ہوگی۔

☆ اصل عبارت منظرہ اس کا نام ”معابر غنہ بالقلب“ دیکھتے ہیں۔

نوٹ:- ”لکن انہ لا یكون الا بوصف ذائد فیه تفسیر للاول“

قلب کی نہ قسم اس وقت پائی جائے گی جب زائد وصف ہے وصف کی تفسیر
ہے وصف کے لیے تفسیر نہ ہے۔

مثال:- احام شافعہ فرماتے ہیں رمضان کا روزہ نماز ہے لیکن اس میں

تعمین نیت کہ یہ روزہ رمضان کی ہے ضروری ہے۔ جس طرح قضاء رمضان
فرماتے ہیں اس میں تعمین نیت فرماتے ہیں۔

اصناف کا جواب:- ہم کہتے ہیں کہ رمضان کا روزہ جیسے فرماتے ہیں

دنوں میں تو نیت کی تعمین سے یہ روا ہے لیکن قضاء رمضان اگرچہ

فرماتے ہیں لیکن اس میں شارع کی جانب سے دن میں نیت لے لے لے اور

نیت کی تعمین کے نتائج میں یعنی ایک تعمین کافی ہے جب شارع کی طرف

سے تعمین نہ پائی جائے تو نیت کی تعمین ضروری ہوگی۔

لکنہ انما یتمتع بعد المشرق وهذا قبل المشرق، لیکن قضاء شروع

کرنے کے بعد معین ہوتا ہے اور مہام رمضان شروع کرنا ہے یہی نتائج

کا طرف سے معین ہوتا ہے۔

سوال:- طلب تسمیہ سے کیا مراد ہے اور نیت کا حکم کیا ہے؟

جواب:- طلب کی دونوں قسموں کا علانہ ایک قسم اور دوسری قسم ہے جسے

تسمیہ تسمیہ کہتے ہیں اور یہ خاص ہے کہ اس میں مذاققت نہیں پایا جاتا بلکہ

مرفوعہ معارفہ دیا جائے گا۔

مثال :- نوافل اگرچہ خود غرض فاسد میں جائیں جیسے نماز کو حدیث

راحتی میں جائے تو اسے قضاء کرنا ضروری نہیں البتہ حج میں نفاذ طاری میں

جائے تو اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ لہذا نوافل کو شروع کر کے توڑ دیا جائے

تعباً لہم ان کو قضاء کرنا لازم نہیں جیسا کہ وہ شروع کر کے چھوڑ دیا جائے تو

اس کو قضاء کرنا لازم نہیں۔

اعتقاد کا جواب :- ”فیقال لعم لہما کان کذاک وجب ان یستوی

فہ محل الذکر و الشروع کالو مفعول“

بیماری طرف سے جواب یہ دیا جائے گا کہ جب تک نوافل کے توڑنے کو قصد

کے چھوڑنے پر قیاس کیا جائے تو چاہے کچھ دھوکا سنا کو نذر اذر شروع

کرنے میں حکم یہ اہم ہو نا چاہیے جس طرح وہ ہونکی نذر ملونے یا وہ شروع

کرنے سے لازم نہیں ہوتا تو کیا ہے نزدیک نوافل بھی نذر سے لازم نہیں

اور نہ ہی شروع ہونے سے لازم ہوتا۔ حالانکہ مذکور علینہ سے نوافل کا اجماع

لازم ہو جائے۔

سوال :- مطلب کی یہ جو قسمیں قسمیں ہیں وہ کتنی ہیں؟

جواب :- یہ قسم دو وجہ سے ضعیف ہے۔ ایک یہ کہ مسئلہ کے تسویہ بیان

نہیں کیا بلکہ سائل نے تسویہ کو ثابت کیا ہے جس سے عناقہ نہیں پایا گیا

دوسری وجہ یہ ہے کہ کلام میں مقصود معانی ہیں نہ کہ الفاظ اور ہر مقابل

نے جو استواء بیان کیا ہے وہ معنی مختلف ہے

”و شئت من وجہ و سقوط اصل وجہ علی وجہ التعلیل و ذالک

مبطل للقاس“

تسویہ کے اصول میں معنی اختلاف پایا گیا ہے اس لیے کہ اہل میں طہم

لزم نہ تھا اعتبار کیا گیا ہے اور نزع میں لزم نہ تھا اعتبار کیا گیا ہے نہ تضاد ہے

سوال ۱۱۔ معارضہ خالہ سے کیا مراد ہے اور اس کی اقسام

بیان کریں؟

جواب۔ معارضہ خالہ سے مراد وہ معارضہ ہے جو فاعل و مفعول خالی ہو

معارضہ کی دو اقسام ہیں

① معارضہ فی حکم الخلق ② معارضہ فی علم الالہ

سوال ۱۲۔ معارضہ فی حکم الخلق سے کیا مراد ہے؟ مثال بھی بیان کریں؟

جواب۔ سائل عقل سے کہتا ہے کہ میرا باپ اس ایسے دھیلے ہے جو کھانا نہ

کھا کر رہ گیا ہے۔ مخالف پر دلائل کرتی ہے معارضہ خالہ کی یہ قسم صحیح ہے

مثال۔ عند الشافعی۔ مسیح میں تثلیث سنت ہے۔ لہذا وہ سب کے اور عام

ارکان فصولہ میں تثلیث سنت ہے لہذا مسیح میں بھی تثلیث سنت ہے۔

عند الاحناف۔ ہم نے کہا مسیح ہے اور مسیح میں تثلیث مستلزم نہیں بلکہ اس

بات کو مستلزم ہے کہ مسیح ایک بار ہو جسے مسیح علی الخلقین لہذا مسیح بھی اہل عیال ہو۔

سوال ۱۳۔ معارضہ فی علم الالہ سے کیا مراد ہے؟ مثال سے بیان کریں؟

جواب۔ معترض کا ایسی دلیل ہے کہ آنا جو اس بات پر دلائل کہتا ہے کہ اہل

عین علت فرقہ نہیں ہے جو عقل نے شان کی تین گونہ دوسری چیز ہے جو کہ قرعہ میں

نہیں پائی مائی۔ معارضہ کی یہ قسم باطل ہے

معارضہ فی علم الالہ کو معارضہ بھی کہتے ہیں کہ معارضہ ایسی علیہ پیش کرتا

ہے جس کی اصل اور فرع میں فرق ہو جاتا ہے۔

مثال۔ جوڑنے اور گچ کی مسج لقا عقل سے دلائل جو اور گچوں

پر قیاس کرتے ہوئے اور علت ہمارا زدن کی قدر و جنس ہے۔

عند الشافعی۔ امام شافعی نے اس پر معارضہ کیا کہ عقلیں علیہ کی

علت اقیات و اخذ ہے اور یہ فرع میں موجود نہیں یہ باطل ہے شرعی کا

جواب۔ علت نہ ہو ناعدم حکم کی دلیل نہیں کہتے حکم کی ہیست میں دلیلیں ہوتی ہیں

قاعدہ۔ "کل سلام صحیح فی الاصل مذکور علی سبیل الحفا روقہ فاذا

علیٰ بن ابی طالب (علیہ السلام)

پہر قلام جو اپنی اہل کے اعتبار سے صحیح ہے وہ عمارت کے لئے ہے اور اگر وہ غلط ہے تو اسے
تباہ کیا جائیگا۔ پس نہ کہجے کہ اسے مخالفت کے طور پر پیش کر کے اسے غلط ثابت کیا جائیگا
پھر اور اس پر کوئی اعتراض وارد نہ ہو۔

اسل اہل پر مثال :-

امام شافعی فرماتے ہیں کہ اسل اہل قلام کو ان کے
کے جو مرتبے کے پاس رہیں وہ تو اس کا اعتقاد نافذ نہیں ہوگا بلکہ
وہ جو سیر ہو کہونکہ اس کا کفر و مرتد کے حق سے علاحدی ہو جائیگا
جس سے اس کا حق باطل ہو جائیگا۔ یہ اسی طرح ناجائز ہو جائیگا کہ اسے
کئی بیع جائز نہیں۔

امام شافعی کا رد :-

اس کا رد یہ ہے کہ کہیں ہذا کا بیع لازماً تکمیل الفسخ
"خلاف العتق" اعتدائی بیع کی طرح نہیں ہے نہ قیاس مع الفارق ہے
جو جائز نہیں کہونکہ بیع میں نسخ کا احتمال پایا گیا ہے اور اعتدائی میں
فسخ کا احتمال نہیں ہے۔

مفارقت سے مخالفت کی طرف مہرول :-

امام شافعی اپنی دلیل کو درست کرنے کے لئے مفارقت سے مخالفت کی طرف
مہرول کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اہل بیع موقوف ہے اعتدائی (کا احتمال
نہی ہے اور نسخ کا بھی اور مخرج کا بھی اعتدائی میں کئی طور پر نسخ درست
نہیں۔ شواہد نے اس کا اہل مخالفت پیش کر کے اپنی دلیل کو صحیح کرنے
کی کوشش کی لیکن حقیقت میں معتزل کی بات کو تسلیم کرنا اگرچہ

فصل فی الترتیب

سوال: ترتیب کیسے کہتے ہیں مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: جب دو دہلیوں میں تعارض پیدا ہو جائے تو اس

تعارض کو ختم کرنے کے لیے ترتیب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر

مستقل اپنی دلیل کی کوئی وجہ ترتیب بیان نہ کر سکے اور معتدلی کی دلیل

قوت میں جب تک مستقل کی دلیل کہ برابر ہوگی تو مصارفہ قائم رہے

گا۔ **ترتیب:** دو برابر دہلیوں میں سے ایک دلیل کو دوسری

دلیل پر فضیلت دینا کسی وصف کا اعتبار کرتے ہوئے۔

* اہل دہلی کہتے ہیں کہ ایک قیاس کو دوسرے قیاس پر کسی تیسرے

قیاس کی وجہ سے ترتیب نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ تیسرا قیاس

ہذا پر خود ایک مستقل دلیل ہے۔ جسے چار گواہوں کو دو برابر

ترتیب نہیں دی جائے گی کیونکہ ترتیب وصف اثر ہے۔ لہذا

عادل گواہوں کو خاص قوتوں پر ترتیب نہیں دی جائے گی۔

اسی طرح کتاب و سنت کو اس وجہ سے ایک کو ترتیب نہیں دی

جائے گی۔ بلکہ ترتیب دہلی کا قوت کو دیکھ کر دی جائے گی۔

مثال:- ایک شخص کو کسی نے خطا ایک زخم پہنچایا وہ قوت ہوگا

اور دوسرے کو خطا کسی نے کئی زخم پہنچائے تو وہ زخمی ہو گیا اور

مر گیا تو دونوں خاتلوں کے عاقلوں پر دیت برابر لازم آئے

گی۔ کئی زخم پہنچانے والے کو ایک زخم پہنچانے والے پر ترتیب

نہیں دی جائے گی۔

سوال: وجوہ ترتیب کتنی اور کون کونسی ہیں مکمل بیان کریں۔

جواب: وجوہ ترتیب چار ہیں: جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **ترتیب بقوۃ الاثر:** یعنی دو قیاسوں میں سے جس کا

اثر دوسرے کے مقابلے میں زیادہ قوی ہوگا اسے دوسرے پر ترتیب

دی جائے گی۔ کیونکہ حکمت تاثیر ایسا معنی ہے جو دلیل میں موجود ہوتا ہے

جیسا کہ استحصان اگر اثر زیادہ رکھتا ہے تو قیاس پر ترجیح دی جائے گی اسی طرح جب قیاس کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو استحصان پر ترجیح ہوتا ہے

(2) ترجیح بقوة ثباتہ: یعنی دو متعارض قیاسوں میں سے جس کا وصف اپنے حکم کے ساتھ الزام ہوگا اس کو دوسرے پر ترجیح دی جائے گی۔ جیسے: یم مسح راس میں مسح کو "عدم تثلیث" کے لیے علت بناتے ہیں۔ اور یہ وصف یعنی مسح اپنے حکم یعنی تخفیف کے ساتھ الزام ہے۔ جہاں مسح پایا جاتا ہے وہاں تخفیف پائی جاتی ہے جیسے مسح علی الخف، مسح علی الجبہ اور تیمم۔ جبکہ احام بشافعی فرماتے ہیں کہ مسح رکن پہ لہذا اس میں تکرار سنت ہے۔ جس طرح وضو میں دیگر ارکان میں تثلیث مسنون ہے اسی طرح مسح میں بھی مسنون ہے

احناف کہتے ہیں کہ ارکان نماز (یعنی قیام، سجود، رکوع وغیرہ) میں تثلیث نہیں پائی جاتی حالانکہ ان سب میں رکعت پائی جاتی ہے عدم ہوا رکن ہونا تثلیث کی علت نہیں ہے بلکہ نماز کے ارکان کا حکم یہ ہے کہ ان کو کامل طریقے سے پورا کیا جائے نہ کہ تکرار کے ساتھ۔ ارکان نماز میں تکرار مشروع نہیں ہوئی۔

نوٹ: مسح کا حکم لازمی طور پر وہاں پایا جائے گا جہاں تطہیر غیر معقول پائی جائے گی جیسے تیمم، مسح علی الخف وغیرہ۔

اور جہاں تطہیر غیر معقول نہ ہو بلکہ تطہیر معقول ہو وہاں یہ حکم لازم نہیں ہوگا۔ جیسے غیر بانی کے ساتھ استفاء کہ یہاں تکرار مشروع و مسنون ہے

(3) ترجیح بکثرة الاصول: یعنی دو متعارض قیاسوں میں سے جس قیاس کے وصف کے لیے زیادہ مقیس علیہ ہوں (اسکو دیکھئے

یہ ترخیص ملے گی۔

(۶) ترخیص بالعدم عند عدم: جو وقتی وجہ ترخیص یہ ہے کہ عدم حکم کو عدم وصف کی وجہ سے ترخیص دی جائے۔ جیسا کہ کہا جائے مسیح راس و نحو میں مسیح ہے لہذا اس میں تکرار سنت نہیں ہے۔ اس کا عکس ہو سکتا ہے کہ جو وصف نہیں اس میں تکرار سنت ہے جیسا کہ ”غسل الوتر“ یہ بیمار نے نزدیک ہے جبکہ احکم متناغمی علیہ الرحمہ کی علت کا عکس نہیں کہ مسیح چونکہ رکن ہے لہذا اس میں تکرار سنت ہے لیکن اس کا عکس نہیں کہا جاسکتا کہ جو رکن نہیں اس میں تکرار سنت نہیں کیونکہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور تنبیہات رکوع و سجود رکن نہیں لیکن ان میں تکرار سنت ہے۔ تنبیہ: وجود وصف پر وجود حکم کا مرتب ہونا اور عدم وصف پر عدم حکم کا مرتب ہونا زیادہ واضح ہے نسبت اس کے کہ وصف مہرہ ہو جائے لیکن حکم مہرہ نہ ہو۔

سوال: وجوہ ترخیص میں جب تعارض ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: ایسی صورت میں بالذات کہ بالوصف یہ ترخیص دی جائے گی کیونکہ حال یعنی وصف عارض ہے اور ذات کہ ساتھ قائم ہے اس لئے وصف عارض ہے ذات کو تا جب ذات کو باطل نہیں کر سکتا۔ مثال: ہم کہتے ہیں کہ رمضان کا روزہ نصف نثار شرعی سے پہلے نیت کر لینے سے ادا ہو جاتا ہے اس لیے کہ روزہ ایک رکن ہے جس میں نیت کا پایا جانا ضروری ہے۔ جب روزہ کے بعض اجزاء میں نیت پائی گئی ہے، اور بعض میں نہیں پائی گئی اس لیے اس میں تعارض پایا گیا، لہذا ہم کثرت اجزاء صوم میں نیت کے بارے میں جو ترخیص دیں گے۔ کیونکہ کثرت اجزاء میں نیت کا پایا جانا ضروری ہے جس کو وصف ذاتی قرار دے

ماہل ہے۔

دوسری وجہ: یہ ہے کہ عبادت میں احتیاطاً انسان کو ترجیح نہیں دی جائے گی کیونکہ عبادت میں فساد کو ترجیح دینا اور حق باطلی ہے اور عبادت کو ترجیح دینا اور حق ذاتی ہے۔

سوال: احکام کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: احکام کی چار قسمیں ہیں:

(1) خالص حقوق اللہ (2) خالص حقوق العباد

(3) جہاں دونوں حقوق جمع ہوں لیکن حقوق اللہ غالب ہوں

مثال: حیدر قذافی کہ اس میں حق اللہ غالب ہے۔

(4) جس میں دونوں حق جمع ہوں اور بندے کا حق غالب ہو۔

مثال: قصاص۔ اس میں حق اللہ تو یہ ہے کہ عالم کو فساد سے نجات

دینا جبکہ اس میں بندے کا حق (ضابطہ کا بار اچانا) غالب ہے۔

سوال: حقوق اللہ کی اقسام مع امثال بیان کریں۔

جواب: حقوق اللہ کی 8 اقسام ہیں:

(1) عبادات خالصہ جیسے ایمان، نماز، زکوٰۃ وغیرہ۔

(2) عقوبات کاملہ جیسے: حدود۔

(3) عقوبات قاصرہ جیسے: اپنے وارث کے قاتل کو وراثت

سے محروم کر دینا۔ یعنی ایک آدمی نے اپنے فرماں میں سے (باب و دروازہ)

کسی کو قتل کر دیا تو وہ میراث سے محروم رہے گا۔

(4) وہ حقوق جو دو چیزوں کے درمیان پائے جاتے ہیں۔

جیسے: کفار است۔ یہ ایک طرح سے تو عبادت ہیں اور ایک

طرح سے سزا ہیں۔ عبادت اس طرح کہ یہ تو محض صبر و استقامت

اور ظلم آزار دہنا ہیں۔ اسی وجہ سے کفار پر لازم نہیں ہوتا۔ اور مغربیت

اس طرح کہ حرام کردہ افعال میں سے کوئی فعل مہربان ہو جائے تو اس

شکی چیز کے طور پر مسلمان پر لازم ہو جاتا ہے۔ اس میں صحت عبادت خالص ہے۔
(5) وہ عبادت جس میں مؤنت (مشقت) پائی جائے اسی وجہ سے

اس میں عین کمال (اہمیت بشرط نہیں ہے۔ جیسے: صدقہ فطر
یہ عبادت ہے کیونکہ یہ روزے کو لغویات سے پاک کرنے کے لیے ہے
جو پچھلے عید الفطر کی صبح صادق سے پہلے فوت ہو جائے اس پر بھی
صدقہ فطر لازم ہو جاتا ہے۔

(6) مؤنت جس میں معنی قربت پایا جائے جیسا کہ بیشتر
در حقیقت ذراعت والی زمین کی آدمی پر ایک زائد بار ذراعت
ہے جو ایک طرح کی مؤنت ہے اگر ادا نہیں کرے گا تو حکومت اس
سے لے لے گی۔ اس میں عبادت کے معنی بھی ہیں کہ یہ مسلمان
پر ہی واجب ہوتا ہے نہ کہ غیر مسلمان پر بھی لازم
ہوگا۔ اسی لیے ابتداء عشر کافر پر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اہل نہیں ہے
... البتہ امام محمد کے نزدیک بقاء واجب ہوگا۔

امام محمد رحمہ اللہ علیہ: یعنی کسی ذمی کافر نے مسلمان سے زمین خرید لی
تو ذمی پر بھی عشر ہوگا کیونکہ وہ مؤنت کا اہل ہے اگرچہ عبادت
کا اہل نہیں۔ منتہرّا یہ کہ عبادت کے معنی کی رعایت کرتے ہوئے
ابتداء کافر پر عشر نہ ہوگا اور مؤنت کی رعایت کرتے ہوئے
عشر کافر پر بھی ہوگا۔

(7) مؤنت جس میں عقوبت کے معنی پائی جائیں۔
جیسا کہ خراج۔ اس میں حقیقت ٹیکس ہے اگر ادا نہیں کرے گا

تو زمین و اسی کے لئے جائے گی لیکن اس میں عقوبت کے معنی بھی ہیں
(اسی وجہ سے) ابتداء طور پر مسلمان پر واجب نہیں ہوتا کیونکہ
مسلمان عقوبت اور ذلت کا اہل نہیں ہوتا۔ لیکن خراج میں
مؤنت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی لیے بقاء جائز ہے کیونکہ

واجب کیا، اور نہ ہی صورتی میں مؤثر ہے۔ البتہ رہنمائی اور فعل

سے قہر کے درمیان جو رکافیل ہے جو علت ہے

* اگر سبب اور حکم کے درمیان کی علت سبب کی جانب منسوب

ہو تو ایسے سبب کو سبب غیہ معنی العلة یعنی علت العلة کہتے

ہیں۔ حلیہ: جانور کو ہذا کر کے جانے سے کوئی آدمی تلف ہو جائے

تو ہانکنا اور چلانا سبب ہے اور جانور کا وہ نہ علت ہے

اور شئی کی ملاکت حکم ہے۔ یہاں سبب اور حکم کے درمیان

ایسی علت باقی رہی ہے جسکی نسبت سبب کی طرف کی جائے گی کیونکہ

اسی سبب نے جانور کو رونے پر مجبور کیا ہے لہذا حکم کی

نسبت سبب کی طرف کی جائے گی اور چھان جانور کو چلانے

والے پر ہوگا۔

سبب مجازی کی مثال: یحییٰ اللہ کو معاذ کفار کے سبب

قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طرح طلاق اور آزادی کو کسی شرط کے

ساقو معلق کرنے کو جزا کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ سبب حقیقی

کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ حکم تک پہنچانے کا ذریعہ ہے صرفاً

اور یحییٰ کا مقصد کفارہ نہیں ہوتا بلکہ قسم کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

ان کو جزا کا سبب قرار دیا جاتا ہے فقط اس احتمال پر کہ

بہ کسی بھی وقت سبب کی طرف لوٹ سکتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے

مجاز کا نام دیتے ہیں۔ یہ ہمارے نزدیک ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ: یحییٰ اور تعلیق کو ایسا سبب قرار دیتے

ہیں جو علت کے معنی میں ہوتا ہے۔

عندنا لحد المجاز ... ہمارے نزدیک اس مجاز کو حقیقت

سے حکامشاہیت حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ اس میں علت کا معنی

ہوتا ہے اور امام زفر علیہ الرحمہ اس سبب کو سبب مجاز کہتے

قرار دینے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک اس کا سبب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

ہمارے اور احام زفر کے نزدیک **نمرہ اختلاف**۔

کسی نے اپنی بیوی کو اس طرح طلاق دی کہ

(ان دخلت الدار فانت طالق ثلاثا) یعنی تین طلاقیں کو دخول

دار کے ساتھ معلق کر دیا۔ پھر وجود شرط سے پہلے مشو مرنے

تبعیضاً تین طلاقیں دے دیں۔ بیوی عدت پوری کر کے حلالہ کر

کے پھر زوجہ اول کے پاس آگئی۔ اب دخول دار کی شرط پائی

گئی تو نکاح والی تعلیق سے طلاق پڑے گی یا وہ تعلیق باطل ہوگی۔

احناف: تبعیضاً طلاق کی وجہ سے تعلیق باطل ہو

گئی لہذا اب شرط کے پائے جانے کی وجہ سے طلاق واقع

ہو جائیگی۔

احام زفر: تعلیق باطل نہ ہوگی بلکہ وجود شرط کے وقت تعلیق

سابقہ کی وجہ سے طلاق پڑے گی۔

احام زفر کی دلیل: (انت طالق ثلاثا) تعلیق کے وقت محض ہزار

سبب سے حقیقت کا کوئی شہ نہیں لہذا انت طالق میں حقیقت کو

سبب نہیں تو اس کے لیے ابھی محل کو بھی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت

وجود شرط کے وقت پڑے گی۔ پس تبعیضاً طلاق کے لیے جب محل

زائل ہو گیا تو اس کی وجہ سے سابقہ تعلیق باطل نہ ہوگی پھر جب

عدت دوبارہ مدت گزار کر حلالہ کر کر زوجہ اول کے نکاح میں

آگئی، امر دخول دار پایا گیا تو وجود شرط کے وقت محل موجود رہا

لہذا سابقہ تعلیق سے طلاق واقع ہو جائیگی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے

جب کسی نے اجنبی سے کہا: (ان نكحك فانت طالق) یہاں

تعلیق کی ابتداء ہی میں محل نہیں ہے اس کے باوجود تعلیق باطل نہیں

ہوتی بلکہ جب شرط پائی جائے گی بالاتفاق طلاق واقع ہو جائیگی

زیادہ بحث مسئلہ میں بھی درمیان میں محل فوت ہونے سے تعلیق باطل نہ ہوگی۔

احناف: تعلیق طلاق کا ایسا سبب مجازی ہے جو

حقیقت سبب کے ساتھ مشابہ ہے لہذا حقیقت سبب ہونے کی صورت

میں محل کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح سبب مجازی ہونے کی صورت

میں بھی محل کا ہونا ضروری ہے۔

اعلام زفر کے قیاس کا جواب: ان کا قیاس قیاس مع الفارق

ہے کیونکہ مذکورہ تعلیق کا اتعلق سبب سے ہے اور مقیاس علیہ کا

تعلق علت سے ہے۔

مثال: مفعوب کے ہلاک ہونے کے بعد غاصب پر قیمت لازم ہے، اور

جب مفعوب، غیر رعینہ موجود ہو تو اگرچہ وہ غیر کوٹائی ضروری

نہی گئی ہے، قیمت لازم نہیں ہوتی، لیکن اس جواب قیمت کا شعبہ پایا جاتا ہے۔

العلۃ

س ۱ :- علت کی تعریف مع مثال بیان کریں ؟

جواب :- علت ضرورت میں ایسی چیزیں کو کہتے ہیں جس سے کسی اثر کی آمد و رفت ہو۔
مثلاً : آتش کی لہب کی وجہ سے آگ بجھ جاتی ہے۔
یعنی : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔

س ۲ :- علت کی صفات بیان کریں ؟

جواب :- علت کا حکم ہر مقدم ہو یا ضروری ہو۔
یعنی : کہ علت اور حکم دونوں ایک ساتھ ہوں۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔

س ۳ :- اسٹار معنی اور حکماً علت کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں ؟

جواب :- اسٹار معنی : یعنی علت کو اس کی علت کیلئے وضع کیا ہو۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے۔
یعنی : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔
حکماً : یعنی علت اور حکم دونوں ایک ساتھ ہوں۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔

س ۴ :- علت کاملہ اور ناقصہ میں کیا فرق ہے ؟

جواب :- علت کاملہ : یعنی اس کا اثر ہر وقت ہوتا ہے۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔
علاقہ : یعنی اس کا اثر ہر وقت ہوتا ہے۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔

س ۵ :- ”والبیع بشرط الخيار“ سے معنی کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

جواب :- اس عبارت سے معنی : اس کا اثر ہر وقت ہوتا ہے۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔
علاقہ : یعنی اس کا اثر ہر وقت ہوتا ہے۔
مثلاً : آتش کی لہب سے آگ بجھ جاتی ہے اور آگ بجھنے کی وجہ سے آتش کی لہب نہیں آتی۔

مس: ۱

2. اہم

س:

جواب:

مسرح

جواب:

۱۳۳

2

سب سے زیادہ زکوٰۃ کا حکم بیان کریں اس ملت کی طرف نظر کرتے ہوئے جو سبب کے مشابہ ہے؟

جواب :- اس وقت (الطوار) جو اوقات کے مقابلہ میں اس وقت
 بطور میں طے کر رہے ہیں وہ ہیں جو کہ کوئی حد یا انت شروع
 نہیں کیا ہے انہیں بطور کہتے ہیں۔

س پر "بلا ان ما ذکریٰ عن الجوع" اس عبارت سے صنف کی کیا مراد ہے؟

جواب :- منصف اصل سعادت سے اصل ملامت کی وضاحت کر رہا ہے یہاں کہ میں جب مایوس ہوں تو خدا کا یہ تو حکم لفظ کے تحت سے ہی لے لے گا۔ اور کہ میں اگرچہ مایوس لاچار و حلالہ ہوں یہاں سے بھی زکوٰۃ اور آسروں سے تب ہی حکیم کو نہ۔ الی گھر رہنے کے بعد لے گا کہ۔

سوال: میرمن الموت کي مثال ميں علت کی وضاحت کریں؟

جواب یہ کہ موت یہ حالت ہے نہائی مال سے زیادہ میں القیامات والی
و حسب ذکر یہ ہیں لیکیں یہ اسٹا اور معنی لہ حالت یہ لکوں دکھائی
خلف نہیں ہے کیونکہ جب تک یہ موت تک بخیر رہیں گے
یہ خب تک حکم مؤثر ہے لہذا یہ ہیں ان ملکوں میں جو اجوائہ لہ
یکے مذاہم ہیں

مس :- غمراہ قریب کی مثال کن وضاحت کریں؟

۷۱۔ خیرا فریب یہ سنن کی حالت ہے لیکن اس میں شراد کا واحد نام پایا۔

دانا ہے اسی لیے یہ غلط بھی ملک کے مفاد ہے جسے ہم نے
 کیسے دیکھا یہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ان لوگوں میں ان کی اصلاح
 ہے جو ان میں اڑتا ہے یہ بھی وہ ملک ہے جو عجب کے مشاہیر ہے
 اصل مثال صاف فریاد اور ملک دو طرفہ ہی جائزہ ملکیت پر
 معلوم کیا کہ ان کے ملک اور ملک ہے لیکن اس کے لئے ان کے
 کہ فریاد یہ ملک کے مفاد ہے لیکن ملک کے مفاد کے لئے

س:۔ حرمہ نساہ (ادھار) کی مثال کی وضاحت کریں ؟

ج:۔ جب کوئی شخص ربا کی دو طاقتوں (خود و نفس) میں سے ایک کے

معاویہ ادھار بیع کر یا درست بیع کرے۔ ادھار بیع کر مارا ربا ہے

دو طاقتوں میں سے ایک آیت حدیثہ ایسے ہی ہے جسے فرار کیا

کے معاویہ بیع کرنا۔ لہذا یہ طاقت بھی ایک و حدیثہ کے معاویہ ہی ہے

و عمل پیرائی یعنی ضرر، ایک حدیثہ طاقت کے معاویہ ہی ہے۔

س:۔ رخصت جو طہر کی وجہ سے ملتی ہے اس کی وضاحت کریں ؟

ج:۔ طہر یہ رخصت کہلنے والی ہے یا تو نہ کہ نہیں طہر نہ صرف

ہمنا اور حکماً غلت ہے۔ معنی غلت پیدا ہو نہ کہ رخصت میں طہر

میں مڑ نہ پیدا بلکہ رخصت میں طہر مڑ نہ پیدا ہے۔

سوال: شرط کی تعریف اور مثال بیان کریں؟

جواب: پس شریعت وہ ایسی عبارت ہے شرط کے پائے جانے کے وقت حکم اس کی طرف منسوب ہوتا ہے لیکن حکم اس پر واجب نہیں ہوتا۔ **مثال:** طلاق دخول دار کے ساتھ معلق ہوگی، مرد ک اس قول (اَنْت طالق) کے پائے جانے کے ساتھ دخول دار کے وقت نہ کہ شرط کے ساتھ۔

سوال: "وقدینا الشرط متاک العلت" اس عبارت سے کیا مثال کے ساتھ وضاحت کریں۔

جواب: اور کبھی شرط کو علت کے قائم مقام کر دیا جاتا ہے **مثال:**

جیسے: راستے میں کھنواں کو کھودنا یہ حقیقت ہے مگر شرط ہے اس لیے کہ آدمی کا ثقل گرنے کی علت ہے اور چلنا محض سبب ہے لیکن زمین ثقل کے عمل کے مانع کو روکنے والی ہے پس کھنواں کا کھودنا مانع کو زائل کرنے والا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ شرط ہے۔ لہٰذا لیکن علت حکم کی ملاحیت نہیں رکھتی اس لیے کہ ثقل امر طبعی ہے یہ مقہدی نہیں ہو سکتا اور چلنا بغیر کسی شے کے صیاح ہے۔ چلنا علت بننے کی ملاحیت نہیں رکھتا بلکہ چلنا سبب ہے۔

سوال: جب علت حکم کی ملاحیت رکھتی ہو تو شرط علت کے حکم میں نہیں ہوگی اسکی مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: جب علت حکم کی ملاحیت رکھتی ہو تو شرط علت کے حکم میں نہیں ہوگی اس پر ہم نے کیا: **مثال:** جب دو گواہوں

ز گواہی دی کہ اس شخص (ز یہ کیا کہ "ان دخلت الارضانت طالق" اور دو شخصوں نے گواہی دی کہ یہ گھر میں داخل ہوا ہے پہلا گواہ ہمیں) چمکا ہے اور دوسرا گواہ شرط کا ہے تاہم ان کے گواہی پر طلاق کا حکم نافذ

کر دیا خافعی نے اس فیصلے کے بعد تمام گواہوں نے رجوع کر لیا کہ ہم نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا تو اب عہد ان ہمیں کہ گواہ پر آئے گی کیونکہ وہ گواہی علت سے مل جاتی ہے علت میں حکم کی صلاحیت ہو تو علت کا حکم ہوتا ہے۔ جب علت اند سبب جمع ہو جائیں تو سبب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے

سوال: جب علت اور سبب جمع ہو جائیں تو کس کا حکم ساقط ہوگا مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: جب علت اور سبب جمع ہو جائیں تو سبب کا حکم ساقط ہو جائے گا مثال: جب دو آدمی گواہی دیں کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو اختیار دیا ہے یعنی (اختیار نفس کے) پہلے دو گواہ تھیں کہ اس نے گواہی دی کہ (انہما اختارت نفسها) اس عورت نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا ہے یہ اختیار کے دو گواہ ہیں۔ خافعی نے گواہوں کو سن کے طلاق کا فیصلہ کر دیا پھر فیصلہ کے بعد دونوں طرفوں کے گواہوں نے رجوع کر لیا تو مہمان اختیار کے گواہوں پر ہوگی کیونکہ یہ علت ہے اور اختیار پر مہمان صلاحیت نہیں ہوگی کیونکہ وہ سبب ہے۔

سوال: جب علت پائی جائے اس میں حکم کی صلاحیت ہو تو حکم اسی پر ہوگا شرط یا سبب پر نہیں ہوگا اس پر مثال بیان کریں۔

جواب: اسی پر ہم نے کہا کہ جب کوئی بندہ غلام کی بیٹری کو کھول دے وہ غلام بھاگے جائے تو مہمان تہر کہ کھولنے والے پر لازم نہیں ہوگا مگر مہمان کی نسبت غلام کے بھاگنے کی شرط پائی جائے گی۔ کیونکہ یہ فاعل مختار کا فعل ہے۔ بیٹری کھولنا اگرچہ شرط ہے لیکن اس میں سببیت کے معنی ہیں

اعتراض: آپ تپاس جلی کو قبول دیتے ہیں استحسانِ حنفی
کی وجہ سے تو ہی تمہیں علت ہے کیونکہ تپاس جلی
میں جو علت اسکو ایکس مانع استحسان کی وجہ سے
قبول دیا اس کو مانع تمہیں علت ہے

جواب: استحسان تمہیں علت کے قیاس سے نہیں ایسا نہیں کہ
استحسان کی وجہ سے تپاس جلی میں اختصاص ہو کیونکہ
قیاس میں جو وصف علت ہے یہ جب اس کے مقابلے
میں نہیں، اجماع، ضرورت، آحاد، نکتہ تپاس کی علت باقی
ہی نہیں رہے گی کیونکہ تپاس کے صحیح ہونے کے لیے شرط
یہ کہ وہ نص، اجماع اور ضرورت کے مقابلے میں نہ ہو جب
اس کے مقابلے میں آئے تپاس تو صحیح نہ ہوگا تو علت بھی ختم
ہو جائے گی اور یہ استحسان تھا استحسان کی تاثیر تپاس باقی
نہ رہے اور نہ ہی علت باقی رہے گی تو بتا چلا عدم حکم عدم علت سے پہلے

سوال: اگر کسی کے حلق میں پانی ڈالا گیا تو روزے کے کارکن اس کا
فوت ہونے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح ناسی
کا بھی روزہ ٹوٹنا چاہیے علت پانی گئی، لیکن مانع
کی وجہ سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔ انما اطعمہ اللہ و سقاہ

جواب: اس میں عدم منہاد عدم علت کی وجہ سے پھر کے نزدیک
روزہ کارکن فوت ہی نہیں ہو کیونکہ اس کا فعل اللہ تعالیٰ
کے طرف مشروب ہے نیز اس کے جنابت کے معنی ساقط
ہو گئے اور جو اس نے کھانے پینے کا فعل کیا وہ معاف
ہے لہذا کارکن باقی ہے ایسا نہیں کہ رکوع فوت ہو گیا مگر
مانع کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹا۔

فصل : عقل علیل موجبہ میں سے ہے یا نہیں

معتزلہ : عقل شرعی علیل سے ادھر کا رد رکھتی ہے
کیونکہ علیل شرعیہ موجبہ نہیں بلکہ علامات ہیں اور عقل علیل
موجبہ احد محرقہ ہے۔ عقل جسے جسے سمجھے عقل ہے
واجب کردہنی ہے اور عقل جسے نہیں سمجھے اسے شرعاً کر
دہنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو چیز عقل سے ثابت نہیں ہے
وہ معتزلہ کے نزدیک دلائل شرعیہ سے ثابت نہیں
ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رؤیت و عذاب غیر
وغیرہ عام احوال آخرت عقل ثابت نہیں لہذا وہ ان
کا انکار کرتے ہیں ان کو سرے سے مانتے ہی نہیں۔
اسی وجہ سے وہ افعال فیسی کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں
مانتے نہ یہ کیونکہ مبارک کی تخلیق اللہ تعالیٰ کی طرف
ان کے نزدیک عقل میں نہیں آتی لہذا یہ ثابت ہی نہیں ہے
معتزلہ کا قول : اگر کسی شخص کو عقل ماقبل ہو تو وہ معتزلہ
یہ یا کبیر ہو اس پر ایمان لانا ضروری ہے اگرچہ کسی نے
اسے ایمان کی دعوت نہ دی ہو کیونکہ وہ عاقل ہے
اور اس کی عقل قائم ہے۔

اشعریہ کا قول : اشعریہ کہتے ہیں کہ عقل کا کوئی
اعتبار نہیں ہے اہلاً ہی۔ اور جس نے شرک
کا اعتقاد کیا اور اس ملک ایمان کی دعوت نہ پہنچی
ہو جس سے معذور ہے یا کبیر ہے کہ وہ اہل جنت
میں سے ہو تو تم دلیل کبر و اللہ تعالیٰ کے اس قول
کے ساتھ (و ما لہم معذرت فی نبی دسوال)

مجید قول : اور اس باب (عقل علیل موجبہ سے ہے یا نہیں) میں
مجید قول یہ ہے کہ عقل جو یہ معتزلہ کے اہل بیت کو ثابت کر
نے کے لیے۔

عقل :- عقل آدمی کے بدن میں موجود نور ہے جس

نور کے ذریعے درست روشنی پڑتا ہے ۔ اور وہ ابتدا

بکر ہوتا ہے اس جگہ سے کہ جس کی طرف تو اس کا ادراک قائم

ہو جاتا ہے ۔ اور قلب کے لیے مطلوب ظاہر

ہو جاتا ہے اور قلب مطلوب کو پالینا ہے اپنے خود فکر کو

اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ نہ کہ عقل کے واسطے

کرنے کے ساتھ یعنی اس طرح نہیں ہے کہ عقل اس کو واسطے

کرتی ہے : **مثال :-** جسے سورج کا ہونا عالم ظاہر میں

آب جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاعیں ظاہر ہوتی

ہیں ۔ اور درست طرح ہو جاتا ہے اور آنکھ اشیاء

کو پالیتی ہے سورج کی شعاعوں کے ذریعے ۔ اور

صرف عقل کافی نہیں ہے عقل جو ہے وہ ادراک کا آری ہے

لیکن یہ معرفت کے حصول کے لیے کافی نہیں ہے اللہ

تعالیٰ کی توفیق کے بغیر

مثال :- اسی وجہ سے ہم نے کیا کہ لشک بچہ جو ہے

وہ ایمان کے ساتھ غیر مکلف ہے ۔ یہاں تک کہ بچی کی

عقل بلوغت کے قریب قریب پہنچ جائے ۔ اس حال میں

آب وہ دو مسلمان دلائل سے مانگن ہو اور اسلام

کو بیان نہ کرے تو اسے مرتد نہیں بنایا جائے گا

اور وہ اپنے شوہر سے بائنے نہیں ہوگی ۔ اگر وہ

مراکھف بالغ ہو جائے تو اسی طرح وہ ضرور اپنے شوہر

سے بائنے ہو جائے گی

مثال :- اور اسی طرح ہم کہتے ہیں اس شخص کے بارے

میں جس تک ایمان کی دعوت نہ پہنچی ہو

لشک وہ غیر مکلف ہے صرف عقل کی وجہ سے لشک

جب تک وہ ایمان کو بیان نہ کرے اور نہ کفر کو بیان کرے اور نہ کسی شے کا اعتقاد رکھتا ہو تو وہ معذور ہوگا۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس معذور شخص کی مدد کرے پھر بے سائلہ اور اللہ است انجام کو پانے کی حالت دے تو اب یہ شخص معذور نہ ہوگا اگرچہ اس تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی۔

اسی طریقے پر جو امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمایا مثال: بے وقوف سے بار بار میں جب وہ 25 سال کی عمر تک پہنچ جائے تو اسے اس کے مال سے نہیں لٹکا دیا جائے گا اس کے بے وقوف پھر نہ اور آزمائش کی مدت کو پورا کر چکا ہے۔ پس ضروری ہے کہ باطل شخص سے اللہ تعالیٰ کی تباہی ہو جائے نوٹ:-

اس باب میں تفسیر ہر کسی ایک کے پاس تھی اپنے موقف پر قطعی دلیل نہیں ہے۔

امام شافعی نے قتل کو عقل موجبہ بنا دیا ہے وہ شریعت کو رد کرتا ہے بخلاف عقل کے۔ پس ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کہ جس پر اعتقاد لایا جائے۔ ان کے پاس عقل کو طرح سے لٹکا دیا ہے پس ان کے پاس ہی کوئی دلیل قطعی نہیں ہے۔ اور یہی امام شافعی کا مذہب ہے۔

امام شافعی کا قول:- امام شافعی فرماتے ہیں ایسی قوم کے بارے میں شک ہے یا اس ایمان کی دعوت نہیں پہنچی جب انہیں قتل کر دیا گیا تو قتل کرنے والوں پر عفو ہوگا پس ان کے کفر کو معاف کر دیا جائے گا

اگر یہ اس وجہ سے ہے کہ کیونکہ یہ شریعت میں ہے
بات نہیں پائی جاتی کہ عقل جو ہے وہ اہلیت کو ثابت
کرتے کے بغیر معتبر ہے

امام شافعی کا رد

امام شافعی عقل کو لغو قرار دیتے ہیں عقل اور اعتقاد
کی دلالت کے سوا تو پس اسی وجہ سے دل کا مذہب

ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ عقل خواہشات کی پیروی

سے خالی نہیں ہونا پس وہ بذات خود حجت بنتے

کی صلاحیت نہیں رکھتا کسی بھی حالت کے سوا

فصل فی الامور المعترضه علی الاعمالیہ
اہلیت پر عارض کتنے اور امور کی کتنی اور کون کونسی اقسام
ہیں؟ نام لکھیں۔

۱۰۹ امور جو اہلیت پر پیش آتے ہیں (انکی دو اقسام ہیں):

(۱) سماوی (۲) مکتسب

سماوی عوارض کتنے اور کون کون سے ہیں؟ نام لکھیں

سماوی عوارض گیارہ ہیں: ① صفر ② جنون
③ عتہ (ب عقل ہونا) ④ نسیان ⑤ نوم ⑥ اغواء
⑦ رقی ⑧ مہض ⑨ حیض

⑩ صوت ⑪ نفاس

عوارض مکتسبہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

عوارض مکتسبہ کی دو اقسام ہیں:

① وہ جو مکلف سے حاصل ہو

② وہ جو اس کے غیر سے حاصل ہو

جو اس سے حاصل ہوں: غریب (۶) ہیں

① جعل ② سفہ (ب وقوفی) ③ سکر

④ ہزل ⑤ خطاء ⑥ سفر

جو اس کے غیر سے حاصل ہوں: یہ دو ہیں

① جس میں الساء پایا جائے اس میں جہود کرنا

② اس میں مجبور کرنا جس میں الساء نہ پایا جاتا ہو

سماوی عوارض میں سے جنون کی وضاحت کریں

جنون سے اس کے اقوال میں رکاوٹ آجالی ہے اور

مجنون سے وہ چیزیں ساقط ہو جاتی ہیں جو سقوط کا احتمال

رکھتی ہوں اور باعث ضرر ہوں۔ جسے حدود کفارت وغیرہ

اگر جنود لکھا ہو جائے تو اگر نہ کو لازم قرار دینے سے

حرج لازم آئے گی۔ پس عبادت وغیرہ کو ادا کرنے کا قول ناظر
 ہو جائے گا۔ ادا کرے معلوم ہو رہی وجہ سے وجوب بھی معلوم
 ہو جائے گا۔

سوال: روزہ، نماز اور زکوٰۃ کی حد امتداد رکھیں۔

جواب: روزہ نہ روزے میں پورا ایک ماہ ہے

نماز: نماز میں ایک دن اور ایک رات سے زائد ہو
 زکوٰۃ: امام محمد کے نزدیک ایک سال مکمل اور امام ابو موسیٰ
 کے نزدیک سال کا اکثر حصہ ہے

* جو چیزیں اچھی ہوں گی وہ غیر کا احتمال نہیں رکھیں گی
 جیسے: اللہ پر ایمان لانا۔ اور جو چیزیں قبیح (بڑی) ہوں گی
 وہ معافی کا احتمال نہیں رکھیں گی جیسے: محنوں کا کفر یہ اس کے
 والدین کے تابع سمجھ کر تامت ہو جائے گا۔

سوال: عوارض سماویہ میں سے صفر کی وضاحت کریں۔

جواب: صفر یہ ہے جو سال کے اول میں محنوں کی مثل ہے کیونکہ اس

میں نقل و حرکت اور تہیز بھی معلوم ہے۔ جب یہ بالغ ہو جائے
 گا تو اہلیت کی دو قسمیں (کاملہ اور قاصرہ) میں سے ایک قسم (قاصرہ)
 کو پہنچ جائے گا لیکن اس کے باوجود بچہ اس میں ملزوم ہے
 پس اس ملزوم کی وجہ سے بچہ سے وہ چیزیں ساقط ہو جائیں گی جو
 بالغ سے سقوط کا احتمال رکھتی ہیں۔

حاصل کلام: بچے سے ذمہ داری اٹھائی جائے گی اور بچہ سے

وہ چیزیں صیح ہیں جو اس کے ذمہ سے نہیں ہیں جیسے (ایمان لانا)
 کیونکہ بچہ اسباب رحمت میں سے ہے پس بچہ کو ان تمام
 ذمہ داریوں سے معافی کا سبب بنایا گیا جو معافی کا احتمال رکھتی ہیں۔

مثلاً: بچہ جب ان ضرورت کو قناعت کر دے تو وہ زائد ہے۔ یہ وجہ ملزوم ہوگا

کیونکہ بیچینہ معافی کا سبب ہے۔ (اس مثال پر ایک اعتراض ظہور فرمایا)

اعتراض: (وَلَا تَلْزَمْ عَلَيْهِ مَازَنَ بِالرَّقِ عَذَهُ.....)

اعتراض: جب بعد قابلِ رحم ہے تو رقت اور اڑنا کی وجہ سے

وراثت سے کیوں محروم ہو جاتا ہے؟

جواب: غلام اس لیے وارث نہیں بن سکتا کہ غلامیت وارث ہونے کے

منافی ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔

جبکہ کھرولی ہونے کی اہلیت کے منافی ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں۔

سوال: عوارض سماویہ میں سے عتہ (بوقوعی) کی وضاحت کریں۔

جواب: معتوہ: وہ شخص جو کبھی عقل کی طرح کلام کرے اور کبھی

جنونوں کی طرح کلام کرے۔

بلوغت کے بعد معتوہ شخص عاقل بننے کی طرح ہے تمام احکام میں

یہاں تک کہ معتوہ کے قول و فعل کا اعتبار کیا جائے گا۔ لیکن یہ معتوہ ہونا

ذمہ داری کو روک دے گا۔

* ان اصول کا فہم ان جن کو ہلاک کیا جاتا ہے، یہ ذمہ داری کے لیے نہیں

ہے کیونکہ یہ ذمہ داری نہیں ہے۔ کیونکہ انکو تلافی کے لیے مشروع

کیا گیا ہے اور معتوہ کے بچہ ہونے کی وجہ سے یہ معاف ہیں۔

* معتوہ سے خطاب کو اسی طرح اٹھا لیا جائے گا جس طرح بچہ

سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ معتوہ بیرونی بنا یا جائے گا اور یہ کسی اور

کا ولی نہیں بن سکتا۔

سوال: جنون اور صفر کے احکام میں فرق واضح کریں۔

جواب: * جنون کی کوئی حد نہیں جبکہ بیچینہ کے ختم ہونے کی حد مقرر

ہے یعنی بلوغت۔

جب جنون کی عورت ایمان لے آئے تو اس میں جنون کے مان بیاہ

پر اسلام کی دعوت پیش کی جائے گی، اگر ایمان لے آئیں تو نکاح قائم و از نکاح ختم

اور چیلہ جب کہ محدود رہے تو جب بیچ کی صورت اسلام لے آئے تو
بیچ کے معاملہ میں رک اسلام پیش کرنا مؤخر رہے گا۔

نسیان کے احکام واضح کریں۔

نسیان اللہ تعالیٰ کے حقوق میں وجوہ کے متناقی نہیں ہے۔

یعنی (نماز، روزہ وغیرہ ساقط نہ ہوں گے)۔ لیکن جب نسیان غالب ہو

تو اسکا اعتبار کر لیا جائے گا۔ مثال: روزے کی حالت میں بھول کر

نہا بجی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح ذبح کے وقت تسمیہ

بھولی جائے تو جانور حلال ہو جائے گا۔

* غالب بھولنے والا نسیان صہاب حق یعنی اللہ عزوجل کی

طرف سے غارتھا ہوا ہے اس لئے اسے معاف کر دیا گیا ہے۔ خلاف

حقوق العباد کے کہ حقوق العباد میں نسیان کو معافی کا سبب نہیں

بنایا جائے گا۔

مثال: چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے آخر میں سلام پھردینا

نسیان غالب کی وجہ سے ہے تو اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔

بخلاف کلام کے کہ کلام کو کلمہ سے نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ

نماز کی حالت تو اسے یاد دلانے والی ہے تو وہ کس طرح بھول کر کلام

کرے گا۔

عوارض سماویہ میں سے نوم کے احکام لکھیں۔

نیت ایسا عجز ہے جسکی وجہ سے انسان قدرت کو استعمال کرنے سے خارج ہوتا

ہے جو کہ اقتدار کی نفی کر دیتا ہے لہذا خطاب ادا مؤخر ہو گا۔ اور اسکی

تمام عبادات (یعنی طلاق، منکاح وغیرہ) باطل ہو جائیں گی۔

سوئے ہوئے شخص کی نماز میں قرأت، رکوع و سجود معتبر نہیں ہوں گے اور

نہ اسکی نماز صحیح ہوگی۔ اسی طرح نیت کی حالت میں نماز میں کلام کر لیا تو نماز فاسد

نہ ہوگی اسی طرح اگر سو یا سو شخص نماز میں قیصرہ لگائے اسکی نماز اور سو

دفعوں نہیں ٹوٹیں گے۔

”الانغماء“

سوال :- ”الانغماء مثل النوم“ انغماء کی وضاحت کریں۔

جواب :- ریوشتی نیند کی طرح اختیار کو فتنہ کر دیتی ہے اور قدرت کے استیصال کو فوت کر دیتی ہے۔ انغماء کی حالت میں اس کی عبادت کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ انغماء نوم سے بھی اشد ہے، کیونکہ نوم طبیعت اہلہ میں داخل ہے، جبکہ انغماء عارضی ہوتا ہے لیکن قوۃ عاقلہ کو مکمل طور پر سلب کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انغماء ہر حالت میں ناقض و مہنہ ہے خواہ حالت قیام میں ہو یا رکوع و غیرہ میں، بخلاف نوم کے، قوۃ و بیان ناقض ہے جہاں اعضاء کا ڈھیلا پن پایا جائے ورنہ نہیں۔ حالت قیام و رکوع میں نوم ناقض و مہنہ نہیں۔

سوال :- ”واعتبر امتداد فی حق المہلۃ خاصۃ“ وضاحت کریں۔

جواب :- انغماء ایک دن ایک رات تک محدود ہو جائے تو وہ نماز میں معاف ہو جائیں گی، ان کی قضاء لازم نہیں، ”خاصۃ“ کی تفسیر کا یہ فائدہ ہے کہ اگر رمضان کا مکمل مہینہ ریوشتی رہے، تو روزے ساقط نہیں ہوں گے، کیونکہ ایک ماہ تک انغماء کا محدث ہونا نادر ہے۔

”الرق“

سوال :- رقیق کی وضاحت کریں۔

جواب :- رقیق میں عجز حکمی ہے، یعنی حسنی طور پر تو وہ عاجز نہیں لیکن بشرطیٰ نے اسے تصرفات سے منع کیا ہے اور کیونکہ اس کے کفر اہلی کی یہ جزا ہے۔ لیکن بعد میں وہ مسلمان بھی ہو جائے تو اس پر رقیق ہونے کا حکم برقرار رہے گا۔ لہذا حکمی طور پر اہل کفر والے احکام رقیق جاری نہیں گئے۔ تو جب وہ غلام ہے تو اس کا مالک بننا اور اس سے خیر من لینا جائز ہے۔

سوال :- رقیب میں تجزی کا احتمال ہے یا نہیں اور اس میں امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول بیان کریں۔

جواب :- رقیب میں تجزی کا احتمال نہیں۔ اسی وجہ سے امام محمد (رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص "مجعل النسب" ہو اور اقرار کرے کہ اس کا نصف غلام کا غلام ہے، تو وہ اپنی ہی شہادت سے جمیع احکام میں مکمل غلام سمجھا جائے گا۔ عتق ہندے رقی کی جس طرح رقی میں تجزی نہیں، اسی طرح عتق میں تجزی نہیں

سوال :- اعتاق کی تجزی باعدہ تجزی میں اختلاف آئے ہیں جواب :- "صاحبین کے نزدیک :- اعتاق میں تجزی نہیں کیونکہ اس کے اثر یعنی عتق میں تجزی نہیں۔ اسی وجہ سے بعض حصہ آزاد کرنے سے کل آزاد ہو جائے گا۔ البتہ جبنا حصہ آزاد کیا ہے وہ مفت آزاد ہوگا، باقی آزاد تو ہوگا لیکن غلام رہے اس کی سعادت لازم ہوگی۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک :- بندہ اللہ پاک کے خالص حق میں تصرف نہیں کر سکتا وہ ہے عتق، لیکن بندہ اپنے حق میں تصرف کر سکتا ہے۔ اعتاق کا مطلب ہے ازالة الملک بہ شرع کا حق ہے، لہذا اعتاق تجزی نہیں کہ بندہ اپنے غلام کا حصہ آزاد کرے تو وہ آزاد کرتا تو یا بالذات لیکن عتق لائق حصہ میں مقصود نہیں، بلکہ جب کل آزاد کرے تو عتق اس میں وقت پر مرتب ہوگا۔ عتق حلال ہے، اعتاق علت ہے۔ اگر بعض حصہ کا اعتاق یا بالذات عتق کا بعض حصہ یا بالذات، لیکن عتق تو کل علت کے پائے جانے پر موقوف ہے، لہذا اعتاق کی تکمیل تک عتق موقوف رہے گا۔ یہ اسے بھی ہے جسے وہ ہنوس ہے غلام کی ابا حق کہلے، کچھ اعضاء دھولے تو پاکی ہو گئے۔

لیکن تکمیل و منوع کے بغیر نماز مبارک نہیں ہوگی۔ اسنی طرح تہتم
زوج تین طلاقیں پر مرتب ہے ایک بار دو طلاقیں واقع تو
ہو جائیں گی، لیکن تحریم حفاظتین طلاقیں پر حاکم ہوگی،
پادرت کے نذر نے پر بینونت مرتب ہوگی، جو عقد ثانی کے لئے
کافی ہوگی۔ رقی میں چونکہ مملوکیٹ پائی جاتی ہے، اس
لئے وہ مالکین کے منافی ہے، لہذا وہ کسی مال کا مالک نہیں
ہوگا۔

سوال :- غلام اور مکاتب تسری کے مالک ہیں یا نہیں۔ مفاد کن ہیں۔

جواب :- غلام اور مکاتب تسری کے مالک نہیں۔ اگرچہ
مولیٰ ان کو اجازت بھی دے، کیونکہ وہ مولیٰ کی لونڈی کے
مالک نہیں اور نہ ہی اپنی خریدی مولیٰ لونڈی کے مالک ہیں
”تسری“ کا مطلب غلام اس کے پاس رات گزارنا اور اس کا
وہمی کرنا۔ عبدماذن اور مکاتب کا ذکر بھی فہم میں طور پر
اسی وجہ سے کیا کہ بظاہر یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ کسب مال کی وجہ
سے خریدی مولیٰ لونڈی کے مالک ہوں گے، لیکن ان کی اپنی مملوکیٹ
مالکین کے منافی ہے۔ عبدماذن اور مکاتب کا فرض حج ادا نہیں
ہوگا۔ کیونکہ ان کو اصل قدرت یعنی منافع بردہ حاصل نہیں
ہوتے، حج کے لئے قدرت کا پایا جانا شرط ہے اور ان کے منافع بردہ
(قدرت) کا مالک مولیٰ ہے۔ اگر مولیٰ نے ان کو حج کی اجازت دی
تو ان کا نفلی حج ادا ہوگا فرض ادا نہیں ہوگا۔ البتہ قرین بردہ
یعنی نماز اور روزہ غلام پر فرض ہوتے ہیں، کیونکہ ان کی قدرت غلام
کو شرعاً سطا کی گئی ہے، اس قدرت کا مالک مولیٰ بالاجماع نہیں
درہق مال کے بغیر مالکین کے منافی نہیں۔ اسی وجہ سے رقی
اذق مولیٰ سے نکاح کر سکتا ہے۔ حدود و قصاص کا اقرار
کر سکتا ہے۔

سوال :- کمال کرامات بشریہ کی اہلیت رقی نہیں پائی جاتی
اس کی وضاحت کریں۔

جواب :- غلام پر قرص کی ادائیگی کی ذمہ داری نہیں ہوگی، جب
تک اس میں عتق یا کتب نہ پایا جائے۔ عبد کو وہ ولایت حاصل نہیں
کہ اپنی عزیزہ کے نکاح کا والی بن جائے کیونکہ اسے اپنی ولایت
حاصل نہیں تو عمر کی کیسے ولایت حاصل ہوگی اور عبد کو وہ حلت
حاصل نہیں جو آزاد کو ہے۔ مثلاً آزاد کو چار عورتوں سے نکاح
کرنے کی اجازت ہے، لیکن عبد کو دو کی اجازت ہے۔ اور وہ
میں عبد کو نہیں آزاد کے نصف حاصل رہے گی۔ خیال رہے کہ
یہ سب مثالیں کرامات دنیویہ کی ہیں جو غلام کو آزاد کی طرح
حاصل نہیں۔ لیکن کرامات اخرویہ میں "غلام" اور "آزاد"
برابر ہیں، کیونکہ رب تعالیٰ نے از ناد فرمایا: (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰیكُمْ)

سوال :- نفس غلام میں رحمت کے کم ہونے کی وجہ بیان کریں
جواب :-

مالکیت کی دو قسمیں ہیں مالکیت مال (ان غیر مال
غلام کو مالکیت غیر مال حاصل ہوتی ہے لیکن مالکیت مال غلام کو حاصل
نہیں۔ بلکہ صرف مال میں تصرف اور استحقاق پر حاصل ہے۔ اسی
وجہ سے غلام کو دین دہم میں نفی مال ضروری ہے کیونکہ اس کی
مالکیت مال میں کم ہے کہ اسے صرف تصرف اور استحقاق پر حاصل ہے جبکہ
عورت کی دین نصف پائی جاتی ہے کہ اسے مالکیت غیر مال کا اہل نہ ہونے کی وجہ
سے مالکیت غیر مال حاصل نہیں۔

بہارے نزدیک :- عبد ماؤذن کو مال بڑا فتنہ حاصل ہوتا ہے وہ
تصرف کا اہل ہوتا ہے۔ اگرچہ اہل مال کا مالک نہیں ہوتا۔

سوال ۱: مرض کے بارے میں وضاحت کریں؟
سوال ۲: "والمريض لا يُنْفَخُ اهلية العبادة" مذکورہ
بالا عبارت میں جو نئے والا اعتراض اور جواب
تحریر کریں؟

سوال ۳: حریفین سے جو تصرف واقع ہو وہ فسخ کا ابطال
رکھتا ہے یا نہیں وضاحت کریں؟

سوال ۴: حریفین کے بارے میں تمایس کا تقاضا بیان کریں؟

سوال ۵: حیفی و نفاس کے بارے میں مختصر بیان کریں؟

"اما الموت فانه يخرج خالصاً" عبارت
کی وضاحت کریں؟

سوال ۶: کسی عارضہ ہے اسکی چاروں امساک بیان کریں؟

سوال ۷: تسکیر کی وضاحت کریں؟

سوال ۸: معزل کی تعریف اور وضاحت کریں؟